بسم اللہ الرحمن الرحیم

(215)

سلسلۂ

خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

دوستی اللہ کے لیے

پروفیسر سعود عالم قاسمی

من جانب

جماعت اسلامی ہند

دوستی اللہ کے لیے

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہٖ الکریم اما بعد
قال اللّٰہ تعالیٰ فی القران المجید. اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم .
یَـوْمَ یَـعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ
الـرَّسُوْلِ سَبِیْلاً یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلاً لَقَدْ
اَضَـلَّـنِـیْ عَـنِ الـذِّکْـرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَ نِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ
لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلاً . (الفرقان-۲۹-۲۷)
قیامت کے دن ظالم اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش میں نے
رسول کا ساتھ دیا ہوتا، ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں کو
اپنا دوست نہ بنایا ہوتا اس کے بہکاوے میں میں نے نصیحت نہ
مانی۔شیطان انسان کے حق میں بے وفا نکلا۔
رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
الحب فی اللہ و البغض فی اللہ من الایمان[1]
اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان کا حصہ ہے۔
یوں تو ہر انسان دوستی کرتا ہے، مگر دوستی کے اسباب الگ الگ ہوتے ہیں، مومن کی دوستی ایمان کی بنیاد پر اور اللہ کی خاطر ہونی چاہیے۔سچا دوست وہی ہوگا جو اللہ کی خاطر دوستی کرے گا اور جھوٹا دوست وہ ہوگا جو مفاد کی خاطر دوستی کرے گا۔
دوستی انسان کی فطری خواہش اور سماجی ضرورت ہے۔ سچے دوست کی تلاش

---

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان

انسان ہمیشہ کرتا ہے۔ جہاں عزیز و اقربا نہیں ہوتے وہاں دوست کام آتے ہیں۔ تکلیف اور پریشانی کے حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اقرباء منھ پھیر لیتے اور دوست مددگار بن جاتے ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ دوستی جسم بھی ہے، جان بھی بلکہ دین بھی ہے ایمان بھی۔ عام طور پر انسان اسی کو دوست بناتا ہے جس سے مزاج، طبیعت، عادت، رویہ اور رجحان میں ہم آہنگی محسوس کرتا ہے، چنانچہ عقل مندوں نے کہا ہے ''لاتسئل عن المرء واسئل عن قرینہ'' کسی انسان کو جاننا ہو تو اس کے دوستوں کے بارے میں واقفیت حاصل کرو، کیوں کہ دوست اپنے دوست کا ہم نشیں اور محرم راز ہوتا ہے، اس کا آئینہ دار ہوتا ہے، اس کی عادتوں، دلچسپیوں اور مصروفیتوں میں شریک ہوتا ہے اور اس کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے، اسی لیے تو رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں:

''المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم الی من یخالله''[1]

انسان اپنے دوست کے دین پر چلتا ہے، دوستی کرنے سے پہلے ضرور دیکھو کہ تم کس سے دوستی کر رہے ہو۔

دوست کا انتخاب عموماً شعوری اور ضروری نہیں ہوتا کیوں کہ کوئی یادگار واقعہ، کوئی اچھا تجربہ، کوئی معمولی احسان اور کوئی نگاہِ التفات کسی کو بھی دوستی کے نام پر آپ سے قریب کر سکتی ہے، مگر رفتہ رفتہ آپ کو دوست کے حالات، خیالات، مزاج، رویہ اور رجحان سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ آپ کے اندر اتنی سمجھ، بصیرت اور جرأت ہونی چاہیے کہ آپ اپنے دوست کی خوبیوں کو اپنا سکیں اور اس کی خامیوں سے محفوظ رہ سکیں، ہو سکے تو اسے بھی محفوظ رکھنے کی سعی کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی اور شراب نوشی کی عادتیں لوگوں میں برے آدمی کی دوستی اور گندی صحبت سے پیدا

---

[1] ترمذی، کتاب الزہد

ہو جاتی ہیں۔ جھوٹ اور غیبت کی عادت بھی اکثر اسی راہ سے آتی ہے اور غیر محسوس طریقہ پر آتی ہے۔

اچھی عادتیں، اچھے خیالات اور اچھے اخلاق اچھے دوست کی علامت ہیں، یہ آپ کی زندگی کو سنوارتی ہیں، آپ کی زندگی کو پر بہار بناتی ہیں اور آپ کی شخصیت کو وقار اور اعتبار عطا کرتی ہیں جب کہ بری عادتیں، برے خیالات اور برے اخلاق، برے انسان کی علامت ہیں، یہ زندگی کو داغ دار بناتی ہیں، شخصیت کو بے وقار اور انسان کو شرمسار کرتی ہیں۔ دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے آدمیوں سے دوستی کیجیے جو آپ کو اچھے خیالات اور اچھے اخلاق سے ہمکنار کرے، ایسے لوگوں کی دوستی سے گریز کیجیے جن کی صحبت آپ کے افکار و خیالات میں کثافت بھر دے اور اخلاق و کردار کو آلودہ کر دے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

> ''نیک ہم نشیں اور برے ہم نشیں کی مثال ایسی ہے جیسے خوشبو بیچنے والا اور بھٹی پھونکنے والا، خوشبو بیچنے والا یا تو تم کو خوشبو ہدیہ کر دے گا، یا تم اسے خریدو گے یا تم اس کے پاس خوشبو محسوس کرو گے، لیکن اگر تم بھٹی پھونکنے والے کے پاس بیٹھو گے تو یا تو وہ تمہارا کپڑا جلا دے گا یا تم وہاں کثافت اور بدبو محسوس کرو گے''۔[۱]

حضرت علیؓ نے اپنے صاحب زادے حضرت حسن کو چار قسم کے لوگوں سے دوستی نہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ وہ چار لوگ یہ ہیں:

۱- **ایاک و مصادقة الا حمق فانه یرید ان ینفعک فیضرک**
(بے وقوفوں کی دوستی سے پرہیز کرو، وہ تم کو نفع پہنچانا چاہے گا

---

[۱] بخاری، کتاب الذبائح، باب المسک۔ مسلم، کتاب البرّ والصلۃ

مگر نقصان پہنچائے گا)

۲- ایاک و مصادقة البخیل فانه یبعد عنک احوج ماتکون الیه.

(بخیل کی دوستی سے بچو، کیونکہ وہ تم سے ان لوگوں کو دور کر دے گا
جن کی تم کو زیادہ ضرورت ہو)

۳- ایاک و مصادقة الفاجر فانه یبیعک بالتافة

(برے آدمی کی دوستی سے بچو کیونکہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ دے گا)

۴- ایاک و مصادقة الکذاب فانه کالسراب یقرب الیک البعید و یبعد عن القریب.

(جھوٹے آدمی کی دوستی سے بچو وہ سراب کی طرح ہے جو قریب کے
لوگوں کو تجھ سے دور کر دیتا ہے اور دور کے لوگوں کو نزدیک کرتا ہے)

جو لوگ بھلے برے کی تمیز کیے بغیر دوستی کرتے ہیں وہ یا تو دنیا میں ہی شرمندہ ہوتے ہیں یا آخرت میں رسوا ہوں گے۔ کیوں کہ ایسے دوست بہ ظاہر دوستی کرتے ہیں مگر ایسی راہ پر لگا دیتے ہیں جس کا انجام رسوائی ہے۔ ایسی برائیاں پیوست کر دیتے ہیں جو تباہی پر ختم ہوتی ہیں۔ اس دوستی کے انجام پر انسان کفِ افسوس ملتا ہے مگر اس وقت افسوس کا کچھ حاصل نہیں۔ قیامت کے دن ایسی دوستی پر افسوس کرتے ہوئے انسان کہے گا:

یٰا وَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلاً. (الفرقان-۲۸)

ہائے میری تباہی، کاش میں فلاں شخص کو دنیا میں دوست نہ بنایا
ہوتا تو آج رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

آج کل زیادہ تر دوستیاں مفاد کی بنیاد پر ہوتی ہیں، کسی سے کوئی فائدہ حاصل کرنا ہو تو اس سے قریب ہونے کی کوشش کیجیے۔ کسی سے نفع کی امید ہو تو اس کی دوستی کا دم بھریئے، اس کی خوشامد اور چاپلوسی کیجیے، ان کو عزیز از جان باور کرائیے۔ مگر

جب فائدہ حاصل ہو جائے تو دوری اختیار کیجیے، سرد مہری برتیے اور اس طرح اجنبی بن جائیے جیسے جانتے ہی نہ ہوں، یہ دوستی نہیں مفاد پرستی ہے، ایسے دوست نما دشمن کو پہچاننا اور اس سے ہوشیار رہنا عقل مند انسان کے لیے ضروری ہے۔ دوستی کی پہچان یہ نہیں ہے کہ وہ خوشی کے لمحات میں آپ کے ساتھ ہے بلکہ اصل پہچان یہ ہے کہ ضرورت اور مصیبت کی گھڑی میں آپ کے ساتھ کھڑا ہے، اسی لیے شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و در ماندگی

سچا دوست وہ ہے جو پریشاں حالی میں آپ کی دست گیری کرتا ہے۔

دوستی وقت کو خوش گوار بنانے کا بھی ذریعہ ہے اور وقت برباد کرنے کا بھی، دوستوں کے ساتھ آپ خوش گوار لمحے گزار سکتے ہیں، موڈ درست کر سکتے ہیں، ذہنی تناؤ اور عصبی کھچاؤ سے نجات پا سکتے ہیں، خوش خیالی اور خوش فکری کے اوقات بسر کر سکتے ہیں۔ زندگی میں اس کی بھی بڑی ضرورت ہے مگر حدِ اعتدال پر نظر رکھنا لازم ہے اگر اعتدال سے ہٹ گئے تو آپ کے قیمتی اوقات برباد ہو جائیں گے بلکہ آپ کی حیاتِ عزیز برباد ہو سکتی ہے۔ بہت سے لوگ ہمارے معاشرے میں ایسے ہیں جو دوستی کی نذر ہو گئے، پہلے ان کا مقصدِ زندگی غائب ہوا، پھر ان کا مستقبل تاریک ہوا اور وہ ناکارہ بن کر رہ گئے۔

اگر کوئی مخلص دوست ملے تو اسے زندگی کی ضرورت سمجھئے اور اس کی قدر و قیمت جانیے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

"اعجز الناس من عجز عن اکتساب الاخوان
واعجز منه من ضیع من ظفر به منهم"[1]

سب سے عاجز انسان وہ ہے جو دوست حاصل کرنے میں ناکام

---

[1] نہج البلاغۃ

رہے اور اس سے بھی زیادہ عاجز وہ ہے جو دوست پا کر اسے کھودے۔

دوست پا کر اسے کھودینا بدنصیبی ہے، مگر دوستی ختم کیوں ہوتی ہے، دوست جدا کیسے ہو جاتے ہیں؟ جب کسی دوست کو اپنے رفیق سے خیانت، بدعہدی اور بداعتمادی کا تجربہ ہوتا ہے تو دوستی کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ اس لیے دوستی کی عمارت اخلاص پر تعمیر کیجیئے اور اسی کے ساتھ اعتدال اور اخلاق کا بھی مظاہرہ کیجیے، جب آپ کسی دوست سے زیادہ امیدیں باندھ لیتے ہیں تو اکثر مایوسی ہوتی ہے، انسانی کمیوں اور حدود کا لحاظ رکھنا بھی ناگزیر ہے اور درگزر سے کام لینا بھی ضروری ہے۔

اسی طرح دوستی میں اکثر بے تکلفی شامل رہتی ہے اور بے تکلفی کبھی کبھی حدِ اعتدال کو پار کر جاتی ہے تو غیر محسوس ردِ عمل پیدا ہوتا ہے اور دھیرے دھیرے یہ قطع تعلق میں بدل جاتا ہے اور انسان یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

دشمنی جب کسی سے ہوتی ہے
ابتدا دوستی سے ہوتی ہے

بہت سے لوگ اپنی زبان کی قینچی سے دوستی کی رسّی کتر دیتے ہیں، بے شعوری میں طنز و تضحیک کے جملے، توہین و تحقیر کے فقرے استعمال کرتے ہیں، غیبت و بدگوئی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنے دوست کو تنگ دل بنا دیتے ہیں۔ جملہ بازی نہیں چھوڑتے، دوستی چھوڑ دیتے ہیں۔ اچھی زبان دشمنوں کو دوست بناتی ہے اور بد زبانی دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک و بد کی تمیز عطا کرے۔ (آمین)

رابطہ کے ذرایع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org